بَصَل (پیاز)

تحقیق وتحریر: سید قاسم محمود

بَصل: قرآنی نام	پیاز: فارسی، پنجابی، اُردو، ہندی
پالندو: سنسکرت	پیاج: بنگالی
گنڈا: کشمیری	کنڈا: گجراتی، مرہٹی
Onion: انگریزی	پیاز کا نباتاتی نام: Allium cepa Linn

قرآن مجید میں پیاز (بَصَل) کا ذکر صرف ایک مرتبہ آیا ہے اور خوب آیا ہے۔ سورۃ البقرۃ کی آیت ۶۱ آپ نے بارہا پڑھی ہوگی۔ ملاحظہ کیجئے:

﴿وَاِذۡ قُلۡتُمۡ يٰمُوۡسٰى لَنۡ نَّصۡبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادۡعُ لَنَا رَبَّكَ يُخۡرِجۡ لَنَا مِمَّا
تُنۡۢبِتُ الۡاَرۡضُ مِنۡۢ بَقۡلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوۡمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ؕ قَالَ اَتَسۡتَبۡدِلُوۡنَ
الَّذِىۡ هُوَ اَدۡنٰى بِالَّذِىۡ هُوَ خَيۡرٌ ؕ اِهۡبِطُوۡا مِصۡرًا فَاِنَّ لَـكُمۡ مَّا سَاَلۡتُمۡ ؕ وَضُرِبَتۡ
عَلَيۡهِمُ الذِّلَّةُ وَالۡمَسۡكَنَةُ وَبَآءُوۡ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ كَانُوۡا يَكۡفُرُوۡنَ
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقۡتُلُوۡنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيۡرِ الۡحَقِّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوۡا يَعۡتَدُوۡنَ ﴿۶۱﴾﴾

''اور جب تم نے کہا: ''اے موسیٰ! ہم سے ایک ہی قسم کے کھانے پر ہرگز صبر نہ ہو سکے گا' اس لئے اپنے ربّ سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں زمین کی پیداوار ساگ' ککڑی' گیہوں' مسور اور پیاز دے''۔ آپ (علیہ السلام) نے فرمایا: ''بہتر چیز کے بدلے ادنیٰ چیز کیوں طلب کرتے ہو؟ اچھا' شہر میں جاؤ۔ وہاں تمہاری چاہت کی یہ سب چیزیں ملیں گی''۔ اُن پر ذلت اور مسکینی ڈال دی گئی اور اللہ کا غضب لے کر وہ لوٹے۔ یہ اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ کفر کرتے تھے اور نبیوں کو ناحق قتل کرتے تھے۔ یہ ان کی نافرمانیوں اور زیادتیوں کا نتیجہ ہے''۔

بَصل (پیاز) کو اِس آیت مبارکہ میں ادنیٰ درجے کی غذاؤں میں شامل کیا گیا ہے۔ بلاشبہ اس کی حیثیت بنی اسرائیل پر نازل ہونے والے ''من وسلویٰ'' سے کہیں کم تھی۔ ایک ہی غذا پر' خواہ وہ کتنی ہی عمدہ کیوں نہ ہو' اکتفا کئے رکھنا شاید انسانی فطرت میں شامل نہیں' لیکن بنی اسرائیل نے بہتر متبادل کی بجائے ایسی غذائیں طلب کیں جو ظاہری طور پر بھی اور فوائد کے اعتبار سے بھی کم تر درجے کی حامل تھیں۔ اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں مذکور متبادل غذاؤں میں بھی غذائی اور دوائی دونوں اعتبار سے فائدے رکھے ہیں۔ عالمِ انسانیت پر ان کے احسانات وانعامات کا اس سے بڑا ثبوت اور کیا ہوگا کہ انہوں نے کرۂ ارض پر پیدا ہونے والی ہر چیز میں منفعت کا کوئی نہ کوئی پہلو ضرور رکھا ہے۔ ''تو تم اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟''

قرآن حکیم کے ساتھ ساتھ رسولِ کریم ﷺ کے اُسوۂ حسنہ سے چند مثالیں' اور آپ کی چند مستند احادیث پیاز کے ضمن میں موجود ہیں۔ یہاں قارئینِ محترم کے مطالعے و استفادے کے لئے منقول ہیں:

(۱) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

((مَنْ اَكَلَ الْبَصَلَ وَالثُّوْمَ وَالْكُرَّاثَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا' فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَاَذّٰى مِمَّا يَتَاَذّٰى مِنْهُ بَنُوْ اٰدَمَ)) [صحیح مسلم' کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ]

''جس نے پیاز' لہسن اور کرّاث کھایا ہو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔ اس لئے کہ فرشتوں کو بھی اُس چیز سے تکلیف پہنچتی ہے جس سے انسانوں کو تکلیف پہنچتی ہے''۔

(۲) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ اور آپؐ کے صحابہ رضی اللہ عنہم پیاز کے کھیت کے قریب سے گزرے۔ ان میں سے کچھ لوگ کھیت میں اتر گئے اور انہوں نے پیاز کھائے' لیکن دوسروں نے نہیں کھائے۔ پھر جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے تو آپؐ نے ان لوگوں کو اپنے قریب بلالیا جنہوں نے پیاز نہیں کھائے تھے' جبکہ پیاز کھانے والوں کو اُس وقت تک دور رہنے کا حکم دیا جب تک اس کی بُو ختم نہ ہو جائے۔

(صحیح مسلم' کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ)

(۳) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ لوگوں سے فرمایا: ''لوگو! تم یہ دو پودے پیاز اور لہسن کھاتے ہو' جبکہ میں نے تو نبی اکرم ﷺ کو دیکھا ہے کہ جب کسی آدمی سے اُن کی بُو آتی تو اُس کے بارے میں حکم دیتے اور اسے بقیع کی طرف نکال دیا جاتا۔ پس جو انہیں

کھائے وہ انہیں پکا کر بُوختم کر لے''۔ (صحیح مسلم' کتاب المساجد۔ وسنن النسائی' کتاب المساجد)

(۴) معاویہ بن قرۃؒ اپنے والد صاحب سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ان دو پودوں' یعنی پیاز اور لہسن (کو کھانے) سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا: ''جو اُن کو کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے''۔ اور فرمایا: ''اگر تمہیں یہ ضرور ہی کھانا ہوں تو انہیں پکا کر اُن کی بُوختم کرلو''۔ (ابوداوٗد' کتاب الاطعمۃ)

(۵) حضرت ابوایوب انصاری ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک برتن لایا گیا جس میں پیاز تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کھاؤ! اور خود کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا: ''میں تمہاری مانند نہیں ہوں!'' (مسند احمد)

(۶) ابوزیاد خیار بن سلمہؒ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پیاز کے بارے میں دریافت کیا تو آپؓ نے فرمایا:

((اِنَّ آخِرَ طَعَامٍ اَكَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طَعَامٌ فِيْهِ بَصَلٌ))(ابو داوٗد ' کتاب الاطعمة)

''رسول اللہ ﷺ نے جو آخری کھانا تناول فرمایا تھا اُس کھانے میں پیاز موجود تھا۔''

(۷) یزید بن ابی حبیبؒ روایت کرتے ہیں کہ مرثد بن عبداللہؒ جب بھی مسجد آتے تو اپنے ساتھ کوئی چیز ضرور لے کر آتے جسے وہ صدقہ کرتے۔ ایک روز وہ مسجد آئے تو اُن کے ساتھ پیاز تھے۔ میں نے ان سے کہا: ابوخیر! اس شے کا آپ کیا کریں گے جو آپ کے کپڑے کو بدبُودار کر دے گی؟ انہوں نے کہا: بھتیجے! اللہ کی قسم' میرے گھر میں اس کے علاوہ کوئی اور شے موجود نہ تھی جسے میں صدقہ کر سکتا۔ رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ میں سے ایک صاحب نے مجھ سے بیان کیا تھا کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((ظِلُّ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَدَقَتُهٗ)) (مسند احمد)

''قیامت کے دن مؤمن کا سایہ اس کا (دیا ہوا) صدقہ ہوگا۔''

علم نباتات میں پیاز اور لہسن دونوں ایک ہی خاندان ایلیم (Allium) سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس خاندان کی ساٹھ سے زیادہ اقسام آج بھی مصر اور دوسرے عرب ممالک میں اگائی جاتی ہیں۔ مصر قدیم میں لوگ پیاز اور لہسن بڑے شوق سے کھاتے تھے۔ مصر میں اہرام کی تعمیر کے وقت (۳۷۰۰ قبل مسیح) مزدوروں کو موسمی اثرات کے گزند سے بچانے اور انہیں تندرست و توانا رکھنے کے لئے کھانے کے ساتھ پیاز' لہسن اور مولی دی جاتی تھی۔ ان تین ترکاریوں پر فرعون کے خزانے سے سالانہ اُس وقت کی رائج الوقت کرنسی کی رُو سے سولہ سو

سکے خرچ ہوتے تھے' جن کی مالیت موجودہ زمانے کے مطابق تقریباً چالیس کروڑ روپے بنتی ہے۔اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ زمانہ قدیم ہی سے پیاز لوگوں کے کھانے کا جزو رہی ہے۔
پیاز کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے ہوسکتا ہے کہ مصر اور وادئ دجلہ وفرات میں اس کی پرستش ہوتی تھی۔لوگ اپنے وعدوں کو پختہ بتانے کے لئے پیاز کی قسم کھاتے تھے۔البتہ اس کی خاص بُو کے باعث پیاز کھا کر عبادت گاہوں میں داخل ہونے کی ممانعت بھی تھی۔عام عقیدہ یہ تھا کہ پیاز کے چھلکوں کی طرح کائنات کی بھی کئی تہیں ہیں جو ایک دوسرے کے اوپر چڑھی ہوئی ہیں۔ایک اور عقیدہ یہ بھی تھا کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کو جنت سے نکل جانے کا حکم ہوا' تو زمین کے جس مقام پر ان کا پہلا قدم پڑا تھا' اس جگہ سے پیاز پھوٹ پڑی اور جس جگہ پر اُن کا دوسرا قدم پڑا تھا' اس سے لہسن اُگ آیا۔

ایشیا اور افریقہ کی بعض قدیم تہذیبوں میں پیاز اور لہسن کھانا بُرا خیال کیا جاتا تھا' کیونکہ اِن دونوں سے ایک خاص قسم کی بُو آتی ہے اور اِن کا ذائقہ بھی تلخ ہے۔

برعظیم پاک و ہند میں پیاز کی مقبولیت کا یہ حال ہے کہ شاید ہی کوئی ایسا سالن ہو' جس کی تیاری میں سب سے پہلے پیاز استعمال نہ کی جاتی ہو۔گوشت ہو یا دالیں یا سبزیاں' پہلے پیاز بھونی جاتی ہے۔گھی کے تڑکے میں پیاز کا سرخی کی حد تک بھونا سالن کا پہلا مرحلہ ہے۔پیاز ہر سالن کا اہم جزو ہے۔غذائی فوائد کے علاوہ پیاز دوائی فائدے بھی رکھتی ہے۔یہ جراثیم کش ہے۔زہریلے اثرات سے بچاتی اور وبائی بیماریوں سے محفوظ رکھتی ہے۔

طاعون وغیرہ وبائی اِمراض کے زمانے میں پیاز کو باریک باریک کاٹ کر سرکے میں ڈال کر یا لیموں کا رَس شامل کر کے غذا کے ساتھ کھاتے ہیں' وبا سے حفاظت رہتی ہے۔سخت گرمی میں جب لُو لگنے کا اندیشہ ہو تو لُو سے بچنے کے لئے پیاز جیب میں رکھ لیتے ہیں۔پیاز کا سونگھتے رہنا بھی لُو سے بچانے کے لئے مفید ہے۔ہیضے کے مریض کو پیاز کا رَس اور چونے کا پانی ایک ایک تولہ ملا کر دو دو تین تین گھنٹے کے وقفے سے پلانا مریض کو اِس مہلک مرض سے بچاتا ہے۔

حکیم محمد سعید شہید (صاحب ''ہمدرد'') کا نسخہ ہے کہ پیاز کا رَس' خالص شہد' گھی ہر ایک دو دو تولے' دو انڈوں کی زردی' ان سب کو ایک پیالے میں ڈال کر چمچے سے پھینٹیں اور آگ پر پکا کر نہار مُنہ کھائیں۔اعلیٰ درجے کی مقوی غذائی دوا ہے۔

بھلبھلائی ہوئی پیاز اگر پھوڑے' پھنسیوں پر باندھی جائے تو وہ اُن کو پکا کر بہت جلد پھوڑ دیتی ہے۔اگر کان میں پھنسی ہو تو بھلبھلائی ہوئی پیاز کا رَس ٹپکانے سے پھنسی پھوٹ جاتی ہے۔نزلہ اور زکام بند ہو تو پیاز کو تراش کر سونگھنے سے کھل جاتا ہے۔